اشاریۂ خطوطِ غالب
جلد دوم

مُرتبہ:

ساجدہ پروین

شعبۂ اُردو گورنمنٹ کالج، لاہور

اشاریۂ خطوطِ غالب

مرتبہ:

ساجدہ پروین

اشاریۂ خطوطِ غالب
جلد دوم

مرتبہ:

ساجدہ پروین

شعبۂ اُردو گورنمنٹ کالج، لاہور

۱۹۹۲-۹۳ء

اہتمامِ اشاعت

یونیورسل بُکس

۳۰۔ اے، اُردو بازار، لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

مُندرجات:

اِنتساب

اَپنے والد اور والدہ کے نام

جن کی

محبّت اور شفقت لاانتہا ہے

حرفِ چند :

ــــــــ ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن

(۱)

۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر، مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے منجملہ کُتب ہائے دگر "خُطوطِ غالب" کا ایک ضخیم مجموعہ دو جلدوں میں شائع کیا[۱]، جسے مُمتاز غالب شناس مولانا غلام رسول مہر نے ترتیب دیا تھا۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے ۱۹۷۱ء میں اِس مجموعے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ :

..." غالب کے خطوط کا اتنا بڑا مجموعہ اس سے پہلے کہیں شائع نہیں ہُوا۔ (لیکن) .... اِس قابلِ قدر مجموعے میں اشاریے کی کمی بُری طرح کھٹکتی ہے۔ اب بھی اگر "مجلسِ یادگارِ غالب" ضمیمے کے طور پر .... (اس کا) اشاریہ شائع کردے تو یہ بڑی خدمت ہو گی .... اور میرا خیال ہے کہ جامعہ پنجاب کے حوصلہ مند اَربابِ اقتدار کے لیے یہ کوئی ایسا مشکل کام بھی نہیں .... "

(نیا دور، کراچی شمارہ ۵۵ - ۵۶، ۱۹۷۱ء، ص ۳۰۷)

---

[۱] غالب کے خطوں کا یہ مجموعہ، ایک ہزار گیارہ (۱۰۱۱) صفحات کو محیط ہے، پہلی جلد ۵۱۸ صفحات پر مبنی ہے۔ دوسری جلد (ص ۵۱۹ تا ۱۰۱۱) ۴۹۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ بات ۱۹۷۱ء میں کہی گئی تھی —— مجھے خوشی ہے کہ اٹھارہ برس بعد "خطوطِ غالب" کے اِس ضخیم اور قابلِ قدر مجموعے کا اشاریہ تیار کرایا جانا ممکن ہو سکا۔ جلد اول کا اشاریہ عزیزہ ہما اخلاق نسیم نے تیار کیا تھا، جلد دوم کی اِشاریہ سازی کی خدمت عزیزہ ساجدہ پروین نے انجام دی ہے۔

اِشاریہ ترتیب دینے کے لیے اولاً ان دونوں نے کئی ہزار کارڈ تیار کیے پھر ان کی مدد سے مختلف عنوانات کے تحت ابجدی ترتیب سے سلسلے وار تاجدارکان سارے حوالے چُن لیے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس اشاریے کی رہنمائی میں غالب کے خطوط کا مطالعہ کرنے والوں کو اپنی ضرورت کے مواد تک رسائی میں مدد ملے گی۔

(۲)

اشاریے کی وسیع تر افادیت اس میں ہے کہ یہ شائع ہو محض شعبے یا ادارے کی لائبریری میں پڑا نہ رہے —— تحقیقی اہمیت کا یہ کام ۱۹۸۹ء میں شعبۂ اُردو میں انجام پایا تھا۔ عزیزہ ہما اخلاق نسیم اور عزیزہ ساجدہ پروین ہر دو نے ایم۔ اے (اُردو) کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور گورنمنٹ کالج اکیڈیمک رول آف آنر حاصل کرنے کا امتیاز پایا —— سالِ گزشتہ اشاریے کا پہلا حصہ کتابی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ دوسرا حصہ اِس بار اہلِ علم و نظر کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

زیرِ نظر اشاریے کی کتابی صورت میں اشاعت، تحقیق کی مد میں شعبۂ اُردو کو فراہم کی جانے والی رقمی اعانت سے ممکن ہو سکی، جس کے لیے شعبۂ اُردو، ادارے کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالمجید اعوان کا دلی شکر گزار ہے۔

پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو
گورنمنٹ کالج، لاہور

جولائی ۱۹۹۲ء

دیباچہ :

ایم۔اے اُردو (سالِ اوّل) کے امتحان کے نتیجے کی بنیاد پر مجھے جو مقالہ لکھنے کے لیے دیا گیا اُس کا عنوان تھا "اشاریۂ خطوطِ غالب (مہر) : جلد دوم" غالب کے خطوط کے سلسلے میں اب تک بہت کام ہو چکا ہے اور غالب شناسوں نے اس سلسلے میں قابلِ تحسین خدمات انجام دی ہیں لیکن غالب کے اُردو خطوں کا اشاریہ اب تک مرتب نہیں ہوا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس خدمت کو انجام دینے کی عزت میرے حصے میں آئی۔

تحقیقی سطح پر اشاریہ سازی کا کام بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے اور ان کے کام کو کسی حد تک آسان اور ان کے قیمتی وقت کو بچا سکتا ہے۔ اشاریہ ترتیب دینے کی ضرورت کو اگرچہ شدّت سے محسوس کیا گیا ہے لیکن خطوطِ غالب کا اشاریہ ابھی تیار نہیں ہوا تھا، اس لیے میں اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں کہ مجھے یہ کام کرنے کا موقع ملا۔

پیشِ نظر اشاریے کو ترتیب دیتے ہوئے میں نے "خطوطِ غالب" مرتّبہ مولانا غلام رسول مہر (مطبوعہ مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء) کی دوسری جلد (ص ۵۱۹ تا ص ۱۰۱۱) کو بنیاد بنایا ہے۔[1] اس اشاریے میں صفحات کے سارے حوالے، اسی ایڈیشن سے ہیں۔ مولانا مہر نے اپنے اس ایڈیشن میں جو قیمتی حواشی یا توضیحی اور تعارفی نوٹ لکھے ہیں، ان کا بھی میں نے اپنے اس اشاریے

---

[1] "خطوطِ غالب" (مرتبہ مولانا مہر) کی اس اشاعت کی پہلی جلد کی اشاریہ نویسی کا کام میری ہم جماعت "ہما اخلاق" نے انجام دیا ہے۔

میں احاطہ کر لیا ہے۔

مولانا غلام رسول مہر بہت ممتاز قلم کار تھے۔ تاریخ، صحافت، سیاست، ادب، غرض اُن کے موضوعات کی کوئی حد نہیں تھی۔ میں نے اشاریے کے آغاز میں مولانا غلام رسول مہر کا سوانحی خاکہ پیش کیا ہے۔ اس میں صرف غالبیات کے حوالے سے اُن کی خدمات پر نظر مرکوز رکھی گئی ہے۔

مولانا مہر نے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۹ء تک کے بیس برسوں میں "خطوطِ غالب" کے کئی مجموعے مرتب اور شائع کیے۔ "خطوطِ غالب" کی اس جمع و ترتیب کی روداد پیش کرنا بھی ضروری تھا۔ مولانا مہر کے سوانحی خاکے کے بعد یہ روداد درج کی جا رہی ہے۔[1]

میں نے اپنے کام کو "گیارہ" عنوانات کے تحت مکمل کیا ہے۔ اشاریے کا پہلا جزو "خطوطِ غالب" جلد ۲ میں مذکور معروف یا غیر معروف شخصیات اور اشخاص کی نشاندہی کرتا ہے۔۔۔ اشاریے کے دوسرے جزو میں تصانیفِ غالب اور تیسرے حصے میں غالب کے علاوہ ان دیگر کتب کے حوالے جمع کیے گئے ہیں، جن کا ذکر خطوطِ غالب جلد ۲ میں آیا ہے۔

غالب کے خطوط میں جو اُردو یا فارسی مصرعے یا اشعار آئے ہیں، میں نے الگ الگ ابجدی ترتیب سے سلسلے وار ان کی نشاندہی بھی کی ہے۔ میرے مرتب کردہ اس اشاریے میں غالب کے خطوں میں مذکور زبانیں، مقامات اور مختلف اداروں وغیرہ کے حوالے فراہم کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

میں نے یہ کام اپنے اُستادِ محترم ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی سرپرستی میں شروع کیا جن کی مشفق ذات طالب علموں کے لئے علم اور رہنمائی کا مرکز ہے۔ میں اُن کی شکر گزار ہوں کہ اُنھوں نے ہر مرحلہ پر میری رہنمائی فرمائی۔ ممکن ہے مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو، جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔

---

[1] یہ روداد ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی کتاب "غالب کا علمی سرمایہ" (مطبوعہ لاہور، فروری ۱۹۸۹ء) سے لی گئی ہے۔

کیونکہ یہ محض ایک کاوش اور ایک سفر کا آغاز ہے۔ تحقیق کرنے والے لوگ اور طالب علم میری اس کاوش کو مفید پائیں اور اس سے استفادہ کر سکیں تو یہ بات میرے لیے باعثِ فخر ہوگی۔

آخر میں، میں ایک بار پھر اپنے اُستادِ محترم ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، دوسرے اُساتذۂ کرام نیز اپنی دوست عالیہ مریم اور سیدہ نغمہ واسطی کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور مجھے تازہ دم رکھنے میں اعانت سے کبھی دریغ نہیں کیا۔

ساجدہ پروین

لاہور

۱۶۔ نومبر ۱۹۸۹ء

"تحقیق کو بطورِ ایک طرزِ زندگی اپنانا ہی اوّلین اور بنیادی اور لازمی شرط ہے' اور اس راستے کا پہلا قدم ہے ایک سچی لگن — کہ وہ تو فی الحقیقت ہر صبر آزما کام کے لیے ضروری ہے — جس کو اپنی علمی زندگی کے آغاز میں ایسا رہنما اور ایسا ماحول مل جاتا ہے کہ وہ سچی لگن لگانے میں سازگار ہو' اس کے لیے تحقیق کی دشوار راہیں نسبتاً آسان ہو جاتی ہیں۔"

— پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان

مولانا غلام رسول مہرؔ :

..... مختصر سوانحی خاکہ

تاریخِ ولادت : ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۵ء
رسمی تعلیم : بی۔اے، اسلامیہ کالج لاہور، ۱۹۱۵ء
ملازمت : انسپکٹر مدارس، پائیگاہ وقارالامراء حیدر آباد دکن
۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء
ایڈیٹر : روزنامہ زمیندار، لاہور نومبر ۱۹۲۱ء ... مارچ ۱۹۲۷ء
روزنامہ انقلاب، لاہور مارچ ۱۹۲۷ء تا اکتوبر ۱۹۴۹ء
پہلی شادی : ۱۹۱۴ء
دوسری شادی : ۱۹۲۹ء
تصنیفات و مرتباتِ مہر، متعلق بہ غالب :

۱ - غالب، طبع اول، جون ۱۹۳۶ء
- طبع دوم، مارچ ۱۹۴۱ء
- طبع سوم، مئی ۱۹۴۴ء
- طبع چہارم، دسمبر ۱۹۴۶ء

۲۔ خطوطِ غالب (حصہ اول) لاہور ۱۹۵۱ء
۳۔ خطوطِ غالب (حصہ دوم)، لاہور ۱۹۵۲ء
۴۔ خطوطِ غالب (طبع دوم) بیک جلد، لاہور، سن ندارد
- طبع سوم، لاہور ۱۹۶۲ء
- طبع چہارم، لاہور ۱۹۶۸ء

۵۔ خطوطِ غالب، جلد اول، مجلسِ یادگارِ غالب
پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء
۶۔ خطوطِ غالب، جلد دوم ایضاً ، ۱۹۶۹ء
۷۔ دیوانِ غالب، مکمل عکسی، لاہور ۱۹۶۷ء
۸۔ نوائے سروش (دیوان غالب مع شرح) لاہور ۱۹۶۹ء
۹۔ دیوانِ غالب مع شرح (عبدالرشید علوی)
مقدمہ و نظرِ ثانی، مولانا مہر، لاہور، (سن ندارد)
۱۰۔ قصائد و مثنویاتِ غالب (فارسی)، لاہور ۱۹۶۹ء
۱۱۔ قطعات، رباعیات ۔۔۔۔ (غالب فارسی) لاہور ۱۹۶۹ء

غالب کے بارے میں مولانا غلام رسول مہر کے متفرق مقالات و مضامین:

(یہ فہرست ڈاکٹر سید معین الرحمن کے ذاتی ذخیرۂ غالبیات میں موجود مآخذ کی مدد سے مرتب کی گئی ہے)

۱۹۳۶ء

۱۔ غالب کا سفرِ کلکتہ : سہ ماہی اُردو دہلی، اپریل ۱۹۳۶ء

۱۹۴۸ — ۴۹ء

۲۔ غالب کی خاندانی پینشن : (الف) علی گڑھ میگزین غالب نمبر ۴۹-۱۹۴۸ء
(ب) احوالِ غالب، مرتبہ :
ڈاکٹر مختارالدین احمد، ۱۹۵۳ء
۳ ۔ مرزا غالب کا مقدمہ : علی گڑھ میگزین، غالب نمبر
۴۹ - ۱۹۴۸ء
۴ ۔ مرزا غالب اور میر تقی میر : ماہِ نو کراچی، فروری
۱۹۴۹ء

۱۹۵۱ء

۵ - مقدمہ : خطوطِ غالب : (الف) کتاب منزل، لاہور ۱۹۵۱ء
۱۹۶۲ء، ۱۹۶۸ء، ۱۹۶۹ء
(ب) احوال و نقدِ غالب، مرتبہ :
محمد حیات خان سیال، ۱۹۶۷ء
(ج) تنقیدِ غالب کے سو سال، مرتبہ :
فیاض محمود/اقبال حسین، ۱۹۶۹ء

۱۹۵۳ء

۶ - جنگِ آزادی کی کہانی
(مکاتیبِ غالب کی روشنی میں) : (الف) ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۵۳ء
(ب) تحریک، دہلی، فروری مارچ ۱۹۶۹ء
۷ - غالب بحیثیت نقاد : (الف) نگار، لکھنؤ، اپریل ۱۹۵۳ء
(ب) نگار، کراچی، جنوری، فروری ۱۹۶۹ء
(ج) المعارف، لاہور، فروری ۱۹۶۹ء

۱۹۵۶ء

۸ - غالب کا تصورِ دوزخ و جنت : (الف) ریڈیو پاکستان، لاہور، ۱۹۵۶ء
(ب) ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۵۶ء
(ج) فروغِ اردو، لکھنؤ، نومبر، دسمبر ۱۹۶۸ء
(د) سنڈے مشرق، لاہور، ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء
(ہ) ماہِ نو، کراچی، جنوری، فروری ۱۹۶۹ء

۱۹۵۷ء

۹ - احوالِ غالب کی گمشدہ کڑیاں : (الف) آجکل، دہلی، فروری ۱۹۵۷ء

(ب) آئینۂ غالب، دہلی ۱۹۶۴ء

۱۹۵۸ء

۱۰ - پنج آہنگ (غالب) : آجکل، دہلی، فروری ۱۹۵۸ء

۱۹۶۱ء

۱۱ - لطائفِ غیبی (غالب) :
قاطع برہان کے سلسلے کی ایک کتاب : اردوئے معلّی، حصہ دوم، فروری ۱۹۶۱ء

۱۹۶۳ء

۱۲ - غالب، دو شعر، دو ستارے : (الف) ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۳ء
(ب) شبستان، نئی دہلی، فروری ۱۹۶۹ء

۱۹۶۴ء

۱۳ - غالب کی شاعری،
غور و فکر کے نئے پہلو : (الف) ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۴ء
(ب) ماہِ نو، کراچی، جنوری، فروری ۱۹۶۹ء
۱۴ - "حیاتِ غالب" (چند گزارشیں) : (الف) ماہِ نو، کراچی، جولائی ۱۹۶۴ء
(ب) ماہِ نو کراچی، جنوری، فروری ۱۹۶۹ء

۱۹۶۵ء

۱۵ - غالب کے آٹھ شعر : ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۵ء
۱۵ أ - دیباچہ کلیات غالب (فارسی) : شیخ مبارک علی، لاہور ۱۹۶۵ء

۱۹۶۶ء

۱۶ - مرزا غالب کی صد سالہ برسی : (الف) ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۶ء

(ب) ماہِ نو، کراچی، جنوری، فروری ۱۹۶۹ء

۱۹۶۷ء

۱۷۔ مرزا غالب کی شاعری کے خاص پہلو : آج کل، دہلی، فروری ۱۹۶۷ء
۱۸۔ مرزا غالب کے چند شعر : ماہِ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۷ء
۱۹۔ پیش لفظ : احوال و نقدِ غالب (محمد حیات خان سیال) لاہور ۱۹۶۷ء
۲۰۔ غالب کی عظمت : فولیو، مجلہ ایف سی کالج، لاہور، غالب نمبر ۱۹۶۷ء

۱۹۶۹ء

۲۱۔ افکارِ غالب کے نئے زاویے : صحیفہ لاہور، غالب نمبر (۱) جنوری ۱۹۶۹ء
۲۲۔ غالب کی شاعری : نقوش، لاہور، فروری ۱۹۶۹ء
۲۳۔ غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے : سالنامہ مجلہ ادارہ یادگارِ غالب، کراچی ۱۹۶۹ء
۲۴۔ غالب میری نظر میں، مشمولہ : غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں، ۱۹۶۹ء
۲۵۔ غالب کے ہم معنی اُردو اور فارسی اشعار : اُردو، کراچی، جنوری، مارچ ۱۹۶۹ء
۲۶۔ فکرِ غالب ۔ فنی معجز نمائیاں : افکار، کراچی، فروری، مارچ ۱۹۶۹ء
۲۷۔ داستانِ فرہاد اور غالب کا تصورِ محبت :
(الف) العلم، کراچی، غالب نمبر جنوری۔۔۔ جون ۱۹۶۹ء
(ب) اُردو زبان، سرگودھا، جنوری ۱۹۶۹ء
۲۸۔ مرزا غالب کا مقامِ شعر گوئی : اوراق، لاہور، اپریل ۱۹۶۹ء
۲۹۔ مرزا غالب کا فارسی کلام : فنون، لاہور، مئی جون ۱۹۶۹ء
۳۰۔ 'دستنبو' (واقعاتی پس منظر میں) : تحریک، دہلی، مارچ ۱۹۶۹ء
۳۱۔ مرزا غالب کی والدہ ماجدہ : دبستان، لاہور، جولائی ۱۹۶۹ء
۳۲۔ 'غالب' (تقریر بہ تقریب شام ہمدرد) : لاہور، ۶ فروری ۱۹۶۹ء
۳۳۔ 'نسخۂ حمیدیہ'۔۔۔ طباعت و تحقیق کی داستان : ششماہی اقبال، اپریل ۱۹۶۹ء
۳۴۔ اُردو املا میں غالب کا اجتہاد : سب رس، حیدرآباد دکن، غالب نمبر ۲، دسمبر ۱۹۶۹ء

۱۹۷۰ - ۷۱ء

۳۵ - "اشاریہ غالب" (از سید معین الرحمٰن):
(الف) سہ ماہی اردو ادب، علی گڑھ، شمارہ ۳، سال ۱۹۷۰ء
(ب) نقوش، لاہور، غالب نمبر ۳، ۱۹۷۱ء
(ج) ہفت روزہ زندگی، لاہور، ۳۰-اگست، ۵ ستمبر ۱۹۷۱ء
(د) قومی زبان، کراچی، نومبر ۱۹۷۱ء

۳۶ - مرزا غالب کی انسان دوستی : ہفت روزہ لیل و نہار، لاہور، ۱۵-۲۱ فروری ۱۹۷۱ء

۳۷ - بیاضِ غالب کی دریافت : نقوش، لاہور، غالب نمبر ۳، ۱۹۷۱ء

> "...... حقیقت یہ ہے کہ بیسویں صدی کے نصفِ اول میں غالب شناس کے طور پر جو آٹھ دس قد آور نام ابھرے اُن میں مولانا غلام رسول مہر کا اپنا ایک الگ اور منفرد مقام ہے۔ اُن کا نام گزشتہ نصف صدی سے غالبیات پر چھایا ہوا تھا اور سند چلا آرہا تھا، جیسے آثار ہیں، کہا جا سکتا ہے کہ غالب کو (مولانا مہر ایسا صاحبِ نظر مداح شاید) اب کبھی نصیب بھی نہ ہو! ......"
>
> ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
> (غالب اور انقلابِ ستاون، لاہور ۱۹۷۹ء)

وفات :

لاہور، ۱۶ نومبر ۱۹۷۱ء

خطوطِ غالب ، مرتبہ : مولانا غلام رسول مہر

ترتیب و اشاعت کی مختصر رُوداد

ماخوذ از : غالب کا علمی سرمایہ

"خطوطِ غالب" کے نام سے مولانا غلام رسول مہر نے دو حصوں میں ایک مجموعہ مرتب اور شائع کیا ۔ حصہ اول ۱۹۵۱ء میں اور حصہ دوم فروری ۱۹۵۲ء کے بعد کتاب منزل لاہور سے شائع ہوا ۔ حصہ اوّل ۳۶۱ اور حصہ دوم ۴۳۶ صفحات پر مشتمل ہے ۔ حصہ اول کے شروع میں دو صفحات کا 'تعارف' اور ۴۹ صفحات کا 'مقدمہ' ہے ۔ مقدمے کے آخر میں ۱۴ مئی ۱۹۵۱ء کی تاریخ درج ہے ۔ حصہ دوم پر سالِ اشاعت درج نہیں ، لیکن صفحہ ۴۳۵ پر فروری ۱۹۵۲ء کا حوالہ آیا ہے جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ حصہ مذکورہ تاریخ کے بعد کسی وقت شائع ہوا ہو گا ۔

"خطوطِ غالب" کے تعارف میں مولانا غلام رسول مہر نے لکھا ہے کہ :

"اس مجموعے میں مرزا (غالب) کے وہ تمام خطوط آ گئے ہیں جن کا مرتب کو سراغ مل سکا ، صرف دو مجموعوں کو چھوڑا گیا ، ایک 'مکاتیب رامپور کا مجموعہ' دوسرا منشی نبی بخش حقیر کے نام خطوط کا وہ مجموعہ جو 'نادراتِ غالب' کے نام سے چھپا .... تمام خطوط تاریخ وار مرتب کر دیئے گئے ہیں ۔ جن خطوں پر تاریخیں ثبت نہیں تھیں ، اُن کے بارے میں داخلی شہادتوں کی بنا پر قیاساً فیصلہ کیا گیا کہ وہ کس زمانے کے ہوں گے ------ تمام مکتوب الیہم کے حالات لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ مرزا (غالب) کے ساتھ

اُن کے تعلق کی حیثیت واضح ہو جائے۔۔۔۔ خطوط میں جابجا مقامی اور تاریخی تلمیحات ہیں۔۔۔۔ عام خوانندگانِ کرام تشریح کے بغیر انہیں سمجھ نہیں سکتے۔۔۔۔ مرتّب نے حتی الامکان تمام تلمیحات کی تشریح کردی ہے۔ ابتدا میں مقدمہ لکھا جس میں انشائے غالب کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔۔۔۔ اوقات کے اہتمام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہوا ۔“

(تعارف (حصہ اول) صفحہ ج/د)

••

’خطوط غالب‘ کا دوسرا ایڈیشن، ایک جلد میں کتاب منزل، لاہور سے شائع ہوا۔ اس پر سنہ طباعت درج نہیں، یہ ۶۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ خطوط غالب‘ کا تیسرا ایڈیشن ۱۹۶۲ء میں شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور سے شائع ہوا‘ جو ۵۸۴ صفحات پر مبنی ہے۔ ۱۹۶۸ء میں ’خطوط غالب‘ کا ایک نیا ایڈیشن ایک جلد میں شائع ہوا[۱] اس کے بارے میں مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں کہ :

” خطوط غالب‘ کا یہ چوتھا ایڈیشن ہے۔ اس میں ان خطوط کی بھی خاصی بڑی تعداد شامل کردی گئی ہے جو پہلے ایڈیشنوں کے وقت دستیاب نہیں ہو سکے تھے۔ تصحیح اور ترتیب و تحشیہ کے اہتمام میں بھی حتی الامکان کوئی دقیقہ سعی اُٹھا نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا اگر میں گزارش کروں کہ اب کتاب سابقہ ایڈیشنوں کے مقابلے میں زیادہ مکمل و جامع ہے تو شاید وہ ستائش نفس پر محمول نہ ہو۔ بعض خطوط بروقت ہاتھ نہ آسکے اور تکمیل کتابت کے بعد ملے، اُنھیں مجبوراً ضمیمے میں درج کیا گیا۔“

(خطوطِ غالب ، طبع چہارم ۱۹۶۸ء، ص ۳۸)

۱۔ ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور، بار چہارم ۱۹۶۸ء، صفحات ۸۴۴ ۔

فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر مجلس یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی جانب سے ٹائپ میں مولانا غلام رسول مہر کے مرتب کردہ "خطوطِ غالب" دو جلدوں میں شائع ہوئے۔ جلد اول ۵۱۸ صفحات پر مشتمل ہے جلد دوم صفحہ ۵۱۹ تا ۱۰۱۱ صفحات پر مبنی ہے۔ "گزارشِ احوالِ واقعی" کے عنوان سے جلد اول کے آغاز میں مولانا غلام رسول مہر نے لکھا ہے کہ:

"خطوطِ غالب" کا یہ مجموعہ کسی طویل تمہید و تعارف کا متقاضی نہیں۔ اس میں مرزا (غالب) کے وہ تمام مکاتیب آ گئے ہیں جو علم میں آ سکے اور ان پر دسترس ہو سکی۔ صرف دو چیزیں (مکاتیبِ غالب، عرشی اور "نادراتِ غالب" آفاق دہلوی) بعض قانونی و اخلاقی موانع کی بنا پر باہر رہ گئیں۔۔۔۔۔۔ بہ ایں ہمہ اس مرقع میں مرزا غالب کے اتنے خطوط اور بعض دوسرے رشحاتِ قلم یک جا ہو گئے ہیں کہ غالباً ان جواہر پاروں کا اتنا مجموعہ پہلے کبھی تیار نہیں ہوا۔ نامۂ غالب نیز تقریظوں، دیباچوں اور متفرق تحریروں کے علاوہ صرف خطوط کی تعداد پونے سات سو سے زیادہ ہی ہو گی، کم نہ ہو گی۔

ایک جامع مجموعے کی ترتیب میں "اردوئے معلّیٰ" اور "عودِ ہندی" کی تفریق کا خاتمہ ناگزیر تھا۔۔۔ یہی بہتر تھا کہ تفریق ختم کر دی جائے اور ایک ہی مجموعے میں زیادہ سے زیادہ خطوط و رشحاتِ قلم جمع کیے جائیں، اگرچہ اسے دو جلدوں میں تقسیم کرنا پڑے۔۔۔ نئے مجموعے کی ترتیب کا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ مرزا غالب کے تمام اردو مکاتیب یک جا ہو جائیں۔ اس کے علاوہ چند ضروری کام تھے جو بہت پہلے پورے ہونے چاہئیں تھے تاکہ ان نگارشات کا مطالعہ زیادہ سہل و مفید، نیز زیادہ دلآویز ہو جاتا۔

۱۔ متن کی تصحیح ۲۔ مکاتیب کی تاریخ وار ترتیب

۳۔ تاریخی، جغرافیائی، علمی اور ادبی تلمیحات و اشارات کی مناسب تشریح۔

۴۔ مکتوب الیہ کے احوال و سوانح کا مختصر خاکہ

۵۔ مشکل الفاظ و تراکیب کی توضیح۔

متن کی تصحیح کے سلسلے میں سب سے پہلے قابل ستائش کوشش منشی مہیش پرشاد نے کی۔ وہ مختلف مکتوب الیہم کے وارثوں تک پہنچے۔ ۔ ۔ ۔ اصل مکاتیب کا مقابلہ شائع شدہ متون سے کیا۔ اس طرح فروگزاشتوں اور مسامحتوں کی تلافی کر دی۔ بعض نئے مکاتیب بھی حاصل کئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں باقی خطوط کا مقابلہ اصل سے کرنا چاہتا بھی تو یہ کام تقسیم ملک کے بعد بہت مشکل ہو گیا تھا لہٰذا اس کے سوا چارہ نہ رہا کہ 'اردوئے معلیٰ' اور 'عود ہندی' کے جتنے بھی ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں، اُن کے متون سامنے رکھ کر بہ امعانِ نظر غلطیوں اور فروگزاشتوں کا سراغ لگایا جائے۔ ۔ ۔ ۔

(اس مجموعے کے) متن میں بعض ایسی تقسیمات بھی ملیں گی جن کے ضمن میں مجھے منشی مہیش پرشاد اور دوسرے تمام مطبوعہ ایڈیشنوں سے اختلاف کے سوا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسے مقامات کے سلسلے میں۔ ۔ ۔ ۔ حواشی کے ملاحظے سے حقیقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ خطوں کی تاریخ وار ترتیب کا کام گوناگوں مشکلات سے لبریز تھا۔ ۔ ۔ ۔ تاہم جو احتیاط حدِ امکان میں تھی، اُس میں کوتاہی نہ ہوئی۔ ۔ ۔ ۔ پچھتر فیصد تاریخیں بھی درست ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس ضروری کام کا راستہ ہموار ہو گیا، مگر مجھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ امید ہے کہ اختلاف کی گنجائش زیادہ نہ ہو گی۔

میرزا غالب نے ہر مکتوب الیہ کے خط میں جو مطالب و مباحث تحریر فرمائے، وہ غیر مرتب شکل میں ٹھیک ٹھیک ذہن نشین ہو سکتے تھے۔ ۔ ۔ ۔ اب تمام مطالب و مباحث طبعی ترتیب میں پیش ہو رہے ہیں اور ان کا مطالعہ یقیناً زیادہ مفید و نتیجہ خیز ہو گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میرزا کے خطوط میں تاریخی، جغرافیائی یا دوسری تلمیحات بھی خاصی ہیں..... اُن کی تشریح کے بعد مطالبِ خطوط سے زیادہ حظ اُٹھایا جاسکے گا..... بہرحال سعی و کاوش سے جو کچھ ممکن تھا، وہ اس مرقع کی شکل میں حاضر ہے۔"

ڈاکٹر جمیل جالبی کے بقول:

"عام طور پر خطوط وقتی دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں اور بعد میں ان کی تاریخی حیثیت صرف ایک تبرک کی رہ جاتی ہے۔ لیکن خطوطِ غالبؔ غالب کی شاعری کی طرح ایک ایسے سدا بہار پھول کی طرح ہیں جس کی خوشبو، رنگ و نور ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔ آج بھی انھیں پڑھیے تو غالب کی ذکاوت، احساسِ مزاح، اندازِ نظر، خوبصورت نثر اور برجستہ فقرے ہمارے دل کو موہ لیتے ہیں۔ باہتمام مولانا غلام رسول مہر ("خطوطِ غالب" کے نام سے دو جلدوں میں) غالب کے خطوط تاریخ وار ترتیب اور صحتِ متن کے ساتھ یک جا کر دیے گئے ہیں۔ غالب کے خطوں کا اتنا بڑا مجموعہ اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا۔"[۱]

(غالب کا علمی سرمایہ، از ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور ۱۹۸۹ء
ص ۲۰۰-۲۰۴)

---

[۱] - نیا دور، کراچی، شمارہ ۵۵-۵۶، ۱۹۷۱ء، ص ۳۰۷ -

اسمأالرّجال

(اشخاص)

الف ممدودہ

الف مقصورہ

ب

پ

ت

ٹ

ٹامس ڈگلس، فورسائتھ، دیکھیے : فورسائتھ ڈگلس

ث

ج

چ

ح

ڈ

ذ

ر

ز

س

ص

ض

ط

ظ

ع

ف

ق

ک

و

ھ

ی

تصانیفِ غالب

تصانیفِ غالب (مرتّبات مابعد)

اسماء الکتب (علاوہ غالب)

اخبارات و رسائل

اُردو مصرعے

اُردو اشعار

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
۹۱۹ اب کسی بات پر نہیں آتی

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
۶۶۶ مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

ادائے یوسفی ہے لوٹ قاتل کے لڑکپن پہ
۸۹۶ سوادِ دیدۂ یعقوب کے دھبے ہیں دامن پہ

اسد اس جفا پر بتوں سے وفا کی
۷۲۲ مرے شیر شاباش رحمت خدا کی

اک مقام ادنیٰ سا اُس کا قوسین
۹۸۴ عرش و کرسی تہِ پا جوں نعلین

۵۲۰ انشا مملو بہ صد مطالب لکھی ؛ یعنی پئے دوستانِ طالب لکھی

اے جنوں صبح سے اداس ہو تم
۷۴۲ تھی مگر کس سے ہمکناری رات

ایسی رونق ہوئی برات کی رات
۶۶۵ کہ کواکب ہوئے تماشائی

باعثِ ترکِ تکلف نہیں کھلتا مجھ کو
۷۲۹ گالیاں دیتے ہو اے مشفقِ من خیر تو ہے

بدنام ہوگے جانے بھی دو امتحان کو
رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو؟ ۵۷۴

بیرون خانہ پڑے یوں رہا نہ کرتے ہم
جو دخل غیر ہوتا تو کیا نہ کرتے ہم ۷۴۵

بزم سلطانی ہوئی آراستہ
کعبۂ امن و اماں کا در کھلا ۹۶۳

بنائیں قدر کی غزلیں جناب غالب نے
تمام جوہر تیغ زباں ابھر آئے ۷۷۲

پاؤں کی جا سر تنظیم سے یاں
سر کے بل چلتے ہیں شاہان جہاں ۹۸۴

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے ۷۳۹

تم سلامت رہو قیامت تک
دولت و عز و جاہ روز افزوں ۸۳۱

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار ۸۰۳، ۸۲۸

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا ۵۷۴

تھا تو خط، پر نہ تھا جوابِ طلب
کوئی اس کا جواب کیا لکھتا ۵۶۱

تھا مرے ملنے میں بدنامی کا خوف
غیر کے ملنے میں رسوائی نہیں ۷۴۴

تھے جان و دل سو پہلے ہی وہ پیشکش ہوئے
اب ہم کو پھانسنے ہے تری زلفِ رسا باعث ۷۴۵

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت اِدھر نہیں آتی ۹۱۹

جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی
مشکل کہ تجھ سے راہِ سخن وا کرے کوئی ۸۷۹

جب کہ سید غلام بابا نے
مسندِ عیش پر جگہ پائی ۴۶۵

جو ہاتھ کہ ظلم سے اُٹھایا ہوگا
کیوں کر مانوں کہ اس میں تلوار نہیں ۸۸۰

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی ۷۶۷

حرمتِ مے کے لیے پیرِ مغاں کا ہے یہ حکم
ریشِ قاضی کی رہے پنبۂ مینا ہو کر ۷۵۳

حسن اور اس پہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے، غیر کو آزمائے کیوں ۷۳۸

خانۂ دل تم نے کیوں ویراں کیا
کیا خیالِ رونق افزائی نہیں ۷۴۳

خبر نہ تھی کہ عدو کا بھی ہے لگاؤ جنوں
وگرنہ جان کو اُن پر فدا نہ کرتے ہم ۷۴۴

خبر نہ تھی کہ عدو کا بھی ہے لگاؤ یہاں
وگرنہ جان کو تم پہ فدا نہ کرتے ہم ۷۴۴

خجستہ انجمن طوے میرزا جعفر
کہ جس کے دیکھنے سے سب کا ہوا ہے جی محظوظ ۶۶۳

خضر کو خدمتِ شربت داری
اور موسیٰ کو عصا برداری ۹۸۵

دکھلائیے لے جا کے تجھے مصر کا بازار
خواہاں نہیں لیکن کوئی واں جنسِ گراں کا ۵۷۴

دل لگا کر دل کہیں لگتا نہیں
عشق بھی یا رب کوئی آزار ہے ۷۳۴

دل لگانا ہے دل لگی نہیں کچھ
اس نے جو کچھ کہی سنے ہی بنی ۷۴۴

دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے
عزیزو اب اللہ ہی اللہ ہے ۸۹۸

دوام دولتِ سرکارِ انگریزی کا طالب
رنجور ناتواں اسداللہ خاں غالب ۸۸۶

دیکھیے کب غسل فرماتے ہیں آپ
دیکھیے کب دن پھریں حمام کے ۸۲۶

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا ۱۰۰۳

رزم کی داستان گر سُنیے
ہے زباں ایک تیغِ جوہردار ۹۶۸

رہن رکھوا کر ترا عمامہ دلوا دوں شراب
زاہدا تجھ کو کروں مرہونِ احساں تو سہی ۷۶۷

زخم نے داد نہ دی تنگیٔ دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پر‌افشاں نکلا ۷۵۸

زمیں پہ ایسا تماشا ہوا برات کی رات
کہ آسماں پہ کواکب بنے تماشائی ۶۶۵

سانس دیکھی تنِ بسمل میں جو آتے جاتے
اور چرکا دیا جلاد نے جاتے جاتے ۸۹۹

سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا ۹۸۱

سُنا صفیر! یہ کہتے ہیں حضرتِ غالب
بہت جیوں تو جیوں اور تین چار برس ۷۹۳

سنین عمر کے ستر ہوئے شمار برس
بہت جیوں تو جیوں اور تین چار برس ۷۹۳

سو یہ نظر فروز قلمدان نذر ہے
مسٹر کوآن صاحبِ عالی مقام کی ۸۲۰

سیاح تا بہ سدرہ و کرسی ہے اپنی سیر
پایا نہیں یہ نام زمیں کے سفر کے ساتھ ۶۶۱

شاہ کے ہے غسلِ صحت کی خبر
دیکھیے کب دن پھریں حمام کے ۸۲۶

شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا ۷۵۷

طرزِ بیدل میں ریختہ لکھنا
اسداللہ خاں قیامت ہے ۷۵۵

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے ۷۶۰

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے ۸۴۲

علی علی جو کہا تا سحر تو یوں سمجھے
کہ ذوالفقار سے کٹتی ہے اب ہماری رات ۶۵۷

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
مر گئے پر دیکھیے دکھلائیں کیا ۵۸۰، ۷۶۴، ۹۲۱، ۱۰۰۳

عمر و دولت سے شادماں رہیں
اور غالب پہ مہرباں رہیں ۹۸۰

غالب بُرا نہ مان جو دشمن برا کہیں
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے ۶۸۵

غالب گر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں
حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی ۹۶۰

غیر سے سرگوشیاں ہوتی ہیں اور
میرے نالوں کی بھی شنوائی نہیں ۷۴۲

فرقتِ یار میں گزاری رات
بے قراری سے لیک ساری رات ۷۴۴

قائم اور تجھ سے طلب بوسے کی؟ کیوں کر مانوں
ہے تو نادان مگر اتنا بھی بدآموز نہیں ۵۷۴

کاٹ کر غیروں کا سر لانے جو میری نذر کو
ڈال دوں سونے کا آنڈو پاؤں میں جلّاد کے ۷۶۹

کارگاہِ ہستی میں، لالہ داغ ساماں ہے
برقِ خرمنِ راحت، خونِ گرمِ دہقاں ہے ۷۵۴

کبھی ہوں گرم کبھی سرد حسبِ موقع و وقت
صفیرؔ آگ میں ہوں آگ اور آب میں آب ۷۹۶

کرتے گئے تھے اُس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ، کہ بس خاک ہو گئے ۸۷۹

کعبہ کس مُنہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی ۹۱۹

کوئی آتا نہیں آگے ترے ہمتا ہو کر
آئینہ جب نظر آیا، تو اندھا ہو کر ۷۵۳

کوئی دن گر زندگانی اور ہے
اپنے جی میں ہم نے ٹھانی اور ہے ۷۳۹

کہا غالبؔ سے تاریخ اس کی کیا ہے
تو بولا انشراحِ جشنِ جمشید! ۶۶۳

کہتے ہیں کہ اب وہ مردم آزار نہیں
عشاق کی پرسش سے اسے عار نہیں ۸۸۰

کہتے ہیں کہیں خدا ہے، اللہ اللہ!
وہ آپ صبح و شام کرنے والے ۸۸۰

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی ۶۶۷

گرچہ رنجوریِ ہجراں کے گلے تھے دل میں
سامنے اس ستم ایجاد کے بولا نہ گیا ۷۴۳

گرچہ روزِ فراق بھی نہیں خوب
لیک ہوتی ہے سخت بھاری رات ۷۴۳

گرہ گانوہ کی ہے جتنی رعیت وہ یک قلم
عاشق ہے اپنے حاکمِ عادل کے نام کی ۸۲۰

گزرا ہے مرا نالہ درِ چرخِ کہن سے
بھا روح کا، ہمدم نہ پھرا جائے وطن سے ۹۱۳

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے ۹۰۷

گو واں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دُور کی ۶۶۷

گھات میں مدعا برآری کی
تم نے غیروں کی غمگساری کی ۷۳۷

لا کے دنیا میں ہمیں زہرِ فنا دیتے ہو
ہائے اس بھول بھلیاں میں دغا دیتے ہو ۷۷۴

دیتا نہ اگر دل تمہیں، لیتا کوئی دم چین
کرتا، جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغاں اور ۷۳۸

متقابل ہے مقابل میرا
رُک گیا دیکھ روانی میری ۷۵۲

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی ۹۱۹

مردمِ چشم سیہ جب نظر آتا ہے ترا
بیٹھ جاتا ہے مرے دل میں سویدا ہو کر ۷۵۳

مشہور ہیں عالم میں مگر ہوں بھی کہیں ہم
القصہ نہ در پے ہو ہمارے کہ نہیں ہم ۹۴۷، ۷۱۲

مضمحل ہو گئے قویٰ غالب
اب عناصر میں اعتدال کہاں ۸۹۹

مضمحل ہو گئے قویٰ غالب
وہ عناصر میں اعتدال کہاں ۷۵۰

مگر یہ پہلے سے امدادِ غیب کی ہے دعا
خدا کرے، مرا غالب جیئے ہزار برس ۷۹۳

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں ۷۳۸

منحصر مرنے پہ ہو جس کی اُمید
نااُمیدی اس کی دیکھا چاہیئے ۶۲۵ ، ۵۶۵

موسوم کیا جو "مہر غالب سے سرور"
تاریخ بھی اس کی "مہرِ غالبؔ" لکھی ۵۲۰

مہِ شوال کو کیا دیکھیے جنونِ غمگیں
خنجر ناز نہیں، ابروئے خمدار نہیں ۷۳۴

میرے نقصاں نہ ہوئے عشق میں کیا کیا ظالم
ہاتھ سے جان گئی، دل بھی گیا، کیا کیا نہ گیا ۷۴۳

میں قائل خدا و نبی و امام ہوں
بندہ خدا کا اور علی کا غلام ہوں ۷۹۶

ناداں غلط سمجھتے ہیں توقیر زر کے ساتھ
عزت ملی بشر کو ہے علم و ہنر کے ساتھ ۶۶۱

نام میکلوڈ جن کا ہے مشہور
یہ ہمیشہ بہ صد نشاط و سرور ۹۸۰

نزاکت اُن کی وقتِ قتل مقتل میں یہ کہتی ہے
یہ اتنے خونِ ناحق جس سے اُٹھیں اُس کی گردن پہ ۸۹۶

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
۷۵۷ کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

نہیں ذریعۂ راحت جراحتِ پیکاں
۷۵۸ وہ زخمِ تیغ ہے جس کو کہ دلکشا کہیے

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
۶۶۷ کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
۵۹۳ مر گیا غالبِ آشفتہ نوا کہتے ہیں

ورق ہیں جوششِ مضمونِ گریہ سے یادل
۷۹۶ بسانِ ژالہ ہے ہر نقطۂ کتاب میں آب

وصل کیا بوسہ نہیں ملتا ہمیں
۷۳۴ عشق مزدوری نہیں بیگار ہے

وصل کے وعدے سے ہو دل شاد کیا
۷۳۵ تم سے دشمن کی مبارکباد کیا

ہائے وہ لب ہلا کے رہ جانا
۷۹۶ ابھی کچھ بات کر نہیں آتی

ہزار شکر کہ سید غلام بابا نے
فراز مسند عیش و طرب جگہ پائی ۶۶۵

ہم سے رنجِ بیتابی کس طرح اُٹھایا جائے
داغِ پشتِ دستِ عجز، شعلہ خس بدنداں ہے ۷۵۵

ہم گرچہ بنے سلام کرنے والے
کرتے ہیں درنگ کام کرنے والے ۸۸۰

ہوئی جب میرزا جعفر کی شادی
ہوا بزم طرب میں رقص ناہید ۶۶۳

ہوئی ہے ایسے ہی فرخندہ سال میں غالب
نہ کیوں ہو مادۂ سال عیسوی محظوظ ۶۶۳

ہے تمہارا آفتابہ آفتابِ آسماں
دیکھ لو اپنی چلمچی میں حبابِ آسماں ۷۵۹

ہے سرِ شام ہی سے بھاری رات
جانے کیونکر کٹے گی ساری رات ۷۴۴

ہیں اپنے گنہ مزیلِ اُمید
ایمان کہاں ہے، ایک ڈر ہے ۷۵۲

فارسی مصرعے

فارسی اشعار

ازاں جاکہ در بزم عیش و سرور
زبخشش جہانے شدہ کامیاب ۹۱۰

از بروج سپہر جوئی آیات
عشرات از کواکب سیار ۹۵۳، ۶۶۴

از جسم بہ جان نقاب تاکے؟
این گنج درین خراب تاکے؟ ۹۰۱

از رام پور زندہ بہ دہلی رسیدہ است
ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود ۹۰۶

از سر ہفت فلک گفت چہ رضواں تاریخ
بہ جنان آمد و آسود غلام بابا ۶۳۵

از ما بہ سلام و ہم از ما بہ ما پیام
ذبح وصلے مباد سلام و پیام ما ۹۰۵

از ہر دو جانب موئے تو آویختہ بر روئے تو
اے بستۂ گیسوئے تو ہم زہرہ و ہم مشتری ۸۵۲

اگر بہ دل نہ خلد ہر چہ از نظر گزرد
زہے روانیٔ عمرے کہ در سفر گزرد ۶۶۶

اگرچہ شاعران نغز گفتار
زیک جام اند در بزم سخن مست ۵۷۳

اگر دنیا نه باشد، دردمندم
دگر باشد، به مهرش پای بندم ۶۷۶

الف و پنجاه و دو صد بود سنه از هجری
روز شعبان شد مولود غلام بابا ۶۳۵

اُمید عافیت از مردن است، می ترسم
که مرگ دیگر و آسودگی دگر باشد ۶۶۶

اندیشهٔ بلندرو لامکان نورد
چون خواست بام جاه ترا نردبان نهاد ۷۷۳

انعام تو به دوخته چشم و دهن آز
احسانِ تو بشگافته هر قطرهٔ یم را ۵۲۱

ای آنکه در شبهای غم اندر دل من بگذری
خون است این جا مجو در من نگهدار از تری ۸۵۲

ای اهلِ شهر مدفنِ این دودمان کجاست
خاکم به فرق، خوابگهِ خسروان کجاست ۸۰۰

ای اهلِ ورع چون نتوان داشت عزیزش
می سرخ تر از خون شما رنگ بر آورد ۷۰۱

ایثار تو بر دوخته چشم و دهن آز
احسان تو بشگافته هر قطرهٔ یم را ۸۰۲

اے جہان آفرین خدائے کریم
صانع ہفت چرخ و ہفت اقلیم ۹۸۰

اے دانہ تسبیح خیالت دل دانا
ہر حلقہٗ مستان رخت دیدهٔ بینا ۵۸۳

اے دریغا نیست ممدوحے سزاوار مدیح
وے دریغا نیست معشوقے سزاوار غزل ۵۵۰، ۷۹۰

اے تباہ و عاشق زتو در نالہ و آه
دور تو و نزدیک تو در حالِ تباه ۸۷۹

اے شانِ حیدری زجبین تو آشکار
نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ۸۱۵

اے کرده بآرایش گفتار بسیچ
وز زلف سخن کشوده را خم و پیچ ۹۵۸

ایں سلسلہ از طلائے ناب است
این خانہ تمام آفتاب است ۶۵۴

ایں مراتب کہ دیده ای جزوی ست
کار کلی ہنوز در قدر است ۸۲۹

این واقعه با زروے زاری غالب
تاریخ رقم کرد که 'نواب دریغ' ۶۳۶

بازہ پیغام بہار آورد بار
مژده بر روزگار آورد بار ۵۴۷

باشد شگفتہ کان بلب لعل تو ماند
گر چرخ یکام دلِ ما زنگ برآورد ۷۰۰

بدان وجہ از حق بود مستفیض
بدین وجہ بر خلق باشد مفیض ۹۵۷

بر اوج شوقت نارسا پروا ز عالی فطرتی
در ملکِ عشقت ناروا' پروانہ نیک اختری ۸۵۲

برگ طرب ساختیم و باده گرفتیم
ہرچہ ز طبع زمانہ بیہوده سر زد ۸۷۱

بستودن اگرچہ شام کرد
من ہمان تاکسم سخن کوتاه ۷۸۸

بسے در شگفتی نمودن طواف
عنانِ سخن را کشد در گزاف ۹۰۰

بلائے زین جہان آشوب تر نیست
کہ رنج خاطر است' از ہست و ز نیست ۶۷۶

بلند شد شبِ ہجران چو شعلۂ آہم
۷۹۳ چراغ ماہ خمش گشتہ بود بر کرہم

بہ آدم زن بشیطان طوق لعنت
۵۴۸ سپردند از رہ تکریم و تذلیل

بہار پیشہ جوانے کہ غالبش نامند
۵۵۰ کنوں بہ بین کہ چہ خوں مے چکد ز ہر نفسش

بہ اقبال ایمان و نیروے دین
۹۲۱ سخن رانم از سید المرسلین

بہ اقلیم معنی رسولِ امینم
۸۸۸ سنائیؔ و فردوسی از اتباعم

بہ حیرتم کہ ز دوزخ کسان دوزخ را
۸۰۹ کجا برند چو آہم شرارہ بار افتد

بہ زر زد سکۂ کشور ستانی
۵۹۸ سراج الدین بہادر شاہ ثانی

بہ شب زہرہ و مہ قنادیل سقف
۹۱۰ بود پیشکارش بہ روز آفتاب

بہ عہد جود تو دانم بہ یک شکم زاید
۷۷۷ زمانہ صوت سوال و صدائے آرے را

به فکر دل تنقادی بهیچ باب دریغ
بگنج راه نبردی درین خراب دریغ ۹۰۱

به گفت احوال ما برق جهان است
دمے پیدا و دیگر دم نہان است ۶۱۶

به ملک سخن آن خدائے قدیم
که معنی یکے باشد از بندگانم ۸۸۸

بے تکلف رو بساقی کن اگر دل خستۂ
کا بدست او شفابخش همه بیمار هست ۱۰۰۵

بیگانه ز تاج کرد تارک
آواره ز کفش کرد پا را ۵۲۲

پائے سرتا نشود راه تو رفتن نتواں
جز به جاروب مژه کوئے تو رفتن نتواں ۷۱۶

پس و پیش چون آفتابم یکے ست
فروغم فراواں فریب اندکے است ۵۴۱

پئے شمارۂ سال وفات رضواں گفت
بیا بکاخ جناں اے امیر ابنِ امیر ۵۹۵

تا بند کشائیم هر انگشت حنائی است
از عکس تنت بسکه حنا رنگ بر آورد ۷۰۱

تاریخ انطباع نسخہ‌ای کاین ہمہ جان سخن بہ قالب طبع اندر آمدہ
۷۰۲ صدہا ز رشک بر آمد ز منکراں یک حرف ہا، چو شد ہمہ تن اندر آمدہ

تاریخ ولادتش بود بے کم و بیش
۶۴۸ "امداد حسین خاں" کہ باشد نامش

تا میکشیم و جوہر دو سخنور داریم
۸۵۲ شان دگر و شوکت دیگر داریم

ترا، کہ شیوہ دگرگوں کنی بہ زعم بتاں
۸۰۹ خوش است، گر ز جفا بر وفا قرار افتد

تحفہ با مہر از مہرش رسید
۹۰۳ شد رقم تاریخ مہر غالبا

نواے جانگی، خوار بتدبیر من
۷۶۶ ز جام سخن چاشنی گیر من

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
۵۵۱ کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

جان بر سر مکتوب تو از ذوق نشاندن
۸۳۲ از عہدۂ تحریر جوابم بدر آورد

جان غالب تاب گفتارے گماں داری ہنوز
۷۷۰ سخت بے دردی کہ مے پرسی ز ما احوال ما

جز دمے از عالم و از همه عالم بتشیم
همچو موئے که بتان راز میان برخیزد ۷۶۱

جوہر بینش من در تہ زنگار بماند
آنکہ آئینۂ من ساخت نہ پرداخت دریغ ۵۶۶

چشم کشودہ اند بہ کردار ہائے من
ز آیندہ ناامیدم و از رفتہ شرمسار ۸۸۲

چکد ز خامہ جوہر سخن چنان کہ گہر
بزور موج از بحر بر کنار افتد ۸۱۰

چو از پئے ادب آموزی است خوش باشد
اگر "خجستہ بہار ادب" بود سالش ۹۴۱

چو بشنوی سخن اہل دل، مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ ای دلبرا خطا این جاست ۸۳۰

چو بیتی نہایت ندارد طرب
بگو سال آن "بخشش بے حساب" ۹۱۰

چو جنبش سپہر بہ فرمان داور است
بیداد نبود آنچہ بما آسمان دہد ۵۸۰

چون یک صد و بست و چار ماند
این است شمار عمر دلبند ۶۴۸

چهل سال توقیع معنی بنشستم
سزد بگر نویسند صاحب قرانم ۸۳۵

چیست دانی بادهٔ گلگون مصفا جوهرے
حسن را پرده درے کارے، عشق را پیغمبرے ۸۸۸

حاشا که شفق مثل لب لعل تو باشد
کے چرخ بکام دل ما رنگ بر آورد ۷۰۰

حاش للّٰه نه مرا، بلکه ملک را نبود
با سگ کوے تو این زهره و یارا و مجال ۵۷۰

حبذا فیض تعلق، معجز کلکش نگر
گر رود صد ساله ره پیشِ نظر باشد همان ۵۶۱

حسین میرزا چون مرد در ششم رمضان
از آنکه بود ز نسل امیر خیبر گیر ۵۹۵

حق داد به سید ز پئے انعامش
فرخ پسرے که واجب است اکرامش ۶۴۸

حوران بهشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیان پُرس که اعراف بهشت است ۷۷۰

حوض کوثر که مشرب الروح است
تا دانے ز پا رنگین من است ۸۸۸

حیران اطوار خودم ، درماندهٔ کار خودم
هر لحظه دارم نیتے چون قرعهٔ رمالها ۶۳۲

خاشاک رفت و پائے ادب در شکنجه ریخت
ایهام را به تخرجه معنی تمام کرده ۶۶۴

خاکم ببر، که عاشق کار آزموده ام
دانم که با رقیب بخلوت چها رود ۸۰۰

خامه دانی زچه سر بر خط مسطر دارد ؟
سر مداحی لفٹنٹ گورنر دارد ۵۴۷

خجسته جشن دبستان نشینی بیگم
بفیض همت نواب و یمن اقبالش ۶۴۱

خروش رعد غران می شود پا در رکاب از بیم
عنان بر سینه چون پیچد کرنگ برق جولانش ۷۷۱

خط رخ تو بدلدادهٔ خط آزادی
خوشم که در شکن زلف تابدار افتد ۸۱۰

خلقے بدر ایستاده خاقانی چے
من در حرم وصال "سبحانی" گے ۵۲۷

خواست کز ما رنجد و تقریب رنجیدن نداشت
جرم غیر از دوست پرسیدیم و پرسیدن نداشت ۸۶۷

خوب است کہ نشنوم ز ہر خودرائے
۵۲۷ گلبانگ «انا ربکم الاعلیٰ»

خون شد دل غم دیدہ واز دیدہ فرو ریخت
۷۰۰ دیدی کہ جفایت چہ بلا رنگ بر آورد ؟

خون کرد جگر حسرتِ اظہار تمنا
۷۰۱ لب بستنِ من ہمچو حنا رنگ آورد

خیال روئے تو اے قبلہ نظر کردم
۷۹۳ ز دیدنت نظر خویش بہرہ ور کردم

دارم دل شاد و دیدہ بینائے
۵۲۷ وز کری گوشم نبود پروائے

در پرستش مستم و در کامجوئی استوار
۸۰۴ بادشہ را بندۂ کم خدمت و پرخوار ہست

در روزگارہا ترانہ شمار یافت
۵۴۷ خود روزگار آنچہ درین روزگار یافت

در شب وصل از من دلدادہ مے گوید بہ ناز
۷۳۰ کز پئے تو صد دل دیوانہ مضطر کردہ ایم

در صفحہ نبودم ہمہ آنچہ در دل است
۹۴۹ در بزم کمتر است گل و در چمن بسے است

دل شیشه و چشمان تو هر گوشه برندش
مست است مبادا که بناگه شکنندش ٥٨٣

دل من باغبان عشق و حیرانی گلستانش
ازل دروازهٔ باغ و ابد حد خیابانش ٥٣١

دلے آزردهٔ داری ازین خوشتر چه مے خواهی
درون ساده داری، ازین خوشتر چه مے خواهی ٧٩٩

دنیا هیچ است و شادی و غم هیچ است
هنگامهٔ سور و بزم ماتم هم، هیچ است ٥٤٨

دیدش هما بجا چو سپهر از فراز کوه
بعد ز هزار پایه که بر فرقدان نهاد ٧٧٣

دیدیم و گل و لاله چهار رنگ برآورد
رخسار تو زین هر دو جدا رنگ برآورد ٧٠٠

دیر خواندی سوئے خویش و زود فهمیدم، دریغ
پیش ازین با هم ز گرد راه پیچیدن نداشت ٨٦٨

دیگر از خویشتنم خبر نبود، تکلف برطرف
این قدر دانم که غالب نام یارے داشتم ٩٤٦

دیوانگیے محبت تو
کامروز مسلم ست ما را ٥٢٢

رایتش سروِ ین گلشن فتح
خنجرش ماہی دریائے ظفر ۵۳۵

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسداللہ غالب مرد ۵۹۲

رندی و راستی شعار من است
مومنم لا الہ الا اللہ ۷۸۸

روح ازپئے آبروئے خود را
خلد ازپئے رنگ و بوئے خود را ۱۰۰۸

روح پرید شب دوازدہم در شوال
رحمہ اللہ ذوی المجود علام بابا ۶۳۵

رو دل بہ یکے دہ کہ دو عالم ہیچ است
این نیز فرو گزار، کاین ہم ہیچ است ۵۴۸

زان بت نازک چہ جائے دعوی خون است
دست وے واشنے کہ او بکمر زد ۸۷۱

زان رو کہ خرد دران گیتی
رنجند چو قدردان نہ گویم ۶۹۹

زروے بانگ بگو سر عمود دین نبیؐ
دو بارہ اشہدان لا الہ الا اللہ ۶۳۴

زسالِ نو دگر آبے بروئے کار آمد
ہزار و ہشت صد و شصت در شمار آمد ۶۲۲

زسال واقعۂ میرزا میستا بیگ
مآت راست شمار ائمہ امجاد ۹۵۲، ۶۶۴

ز غالب چو پرسیدہ شد سال آن
چنیں گفت آن رند خانہ خراب ۹۱۰

زغایت کرم اندر کلام تو "بے" نیست
بہ اعتقاد تو ضد است نون نکر "بے" را ۷۷۷

ز ہجران طفلے کہ در خاک رفت
چہ نالی ؟ کہ پاک آمد و پاک رفت ۶۱۱

زمین عشق یکوینن صلح کل کردیم
تو خصم باش و زما دوستی تماشا کن ۱۰۱۱

سخن را ازاں دوست دارم کہ دوست
بہ تصدیق از ما طلبگار اوست ۹۶۱

سر فرو بردیم تا بر سروران سرور شدیم
چاکری کردیم تا کارکیائی یافتیم ۸۷۷

سوے من تا گرفت رو آورد
بہ سرم گل زنامہ زد ناگاہ ۷۸۸

سیاہ بختم اگر بر سرم گزار افتد
یسان سایہ ہما نیز سوگوار افتد ۸۰۹

سید آلِ نبیؐ ترمذی، اولادِ حسین
نقشبندی سندے بود غلام بابا ۶۳۵

شاخ چہ بالد گر ارمغان گل آورد
تاک چہ نازد اگر صلائے ثمر زد ۸۷۱

شاہی و درویشی این جا باہم است
بادشاہ عہد قطب عالم است ۹۵۹

شباہتے است مرآن را کہ بر نیامدہ است
وگرنہ موئے بہ باریکی میان تو نیست ۹۴۹

شدہی توفیق گر بے چیز، با گردوں دون مستیز
زفیض طبع گوہر ریز گنجے از گہر داری ۷۹۹

شرطِ اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان من ست ۵۶۰

شکر کہ این نامہ بعنوان رسید
بیشتر از عمر بپایان رسید ۹۶۷

شنیدہ ام، بجفاے تو مبتلاست عدو
چرا نہ شور بیجان امیدوار افتد ۸۰۹

غالب کہ نفی مطلق اگر معنی کم است گویم کہ ہمسرش بہ سخن کمتر آمدہ
دیوان او ز مطبع منشی نولکشور طومار سعی کارگزاران برآمدہ ۷۰۲

غالب ہوای کعبہ بہ سر جا گرفتہ است
رفت آنکہ عزم خلخ و نوشاد کردمے ۹۶۰

غلط کردم درین معنی کہ گفتم
زنخدان نگار خویش "راسیو" ۸۵۷

غنچہ "ناشگفتہا"، برگ عافیت معلوم
باوجود دل جمعی خواب گل پریشان ۷۵۴

غیرت پروانہ ہم بروز مبارک
نالہ چہ آتش سیال مرغ سحرزد ۸۷۰

فتح سید غلام بابا خان
خود نشان دوام اقبال است ۶۴۲

فرخی بینی و یابی بہرہ از ناز و طرب
از سر ناز و طرب" فرزند فرخ فال اوست ۶۷۴

قرار در وطن افسردہ مے کند دل را
خوشا غریب کہ دور از دیار و یار افتد ۸۰۹

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا
خط جام مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا ۷۳۷

کام نہ بخشندہ ای گنہ چہ شماری
۸۷۲ غالب مسکین بہ التفات نیرزد

کس زبان مرا نمے فہمد
۶۷۵ بہ عزیزان چہ التماس کنم

کسم بخود نہ پذیرفت و دہر بازم برد
۷۰۷ چو نامۂ کہ بود نانوشتہ عنوانش

کس نیست کہ جان از تو سلامت برود
۸۷۹ آن را بہ "تغافل" کشی، این را بہ "نگاہ"

کس نیست متاع را خریدار
۶۹۹ با آن کہ بہا گران نہ گویم

کہ این نکات گرانمایۂ درخشندہ
۹۸۲ ز انطباع خود انوار مطبع افزودہ است

کیست درین خانہ کہ خطوط شعاعی
۸۶۹ مہر نفس ریزہ ہا بہ روزن در زد

کیستم من کہ جاودان باشم
۷۲۵ چون نظیری نماند طالب مرد

گر اسیر زلف تو کاکل گفتہ باشم خویش را
۸۶۷ گفتہ باشم، این قدر بر خویش پیچیدن نداشت

گردید نہان مہر جہان تاب دریغ ؛ شد تیرہ جہان بچشم احباب دریغ ۶۳۶

گر شیوهٔ منشیان دگر جادوست
آوازه قلمش عصای موسیٰ دارد ۹۰۳

گر کسے شکرِ حق فزون گوید
شکرِ توفیقِ شکر چون گوید ۹۵۶

گفتم به وے بدیه "خوشا خانهٔ خدا"
شد خشمگین دمے که قطعِ کلام کرد ۶۶۴

گفتمش دی با که مے رفتی خراماں سوئے باغ
گفت میکش بوده باشد کان گرفتارِ من است ۸۵۲

گفتم کسے ز سالِ وفاتش نشان دہد
غالب شنید و گفت چه گویم "بسا دریغ" ۸۰۶

گمانِ زیست بود بر منت ز بے دردی
بد است مرگ و لے بدتر از گمانِ تو نیست ۹۳۴، ۹۴۴

گویند رسائے ہیچ مل شیریں کلام مرد
دیرینه دوست رفت ازین تنگنا دریغ ۸۰۶

گوئی دہنم لب ز رگِ برگِ حنا داشت
تا بوسه زدم آن کفِ پا رنگ برآورد ۷۰۱

گوئی که زبان در دہنم برگِ حنا بود
تا بوسه زدم آن کفِ پا رنگِ حنا برآورد ۷۰۱

گفتم اقامتگہت گفت عشرت آباد ؛ از ضرار و ضرر و اضرار القمار ۹۵۳

گویند زنده تا به بنارس رسیده است
"مارا ازین گیاه ضعیف این گمان نبود" ٨٠٦

گهے بر طارم اعلیٰ نشینم
گهے بر پشت پائے خود نه بینم ٦١٦

لب از گفتن چنان بستم که گوئی
دهن بر چهره زخمے بود، به شد ٨٨٢

لشکر هوشم بزورمے نه شکستی
غمزهٔ ساقی نخست راه تتطر زد ٨٧١

مادح خورشید مداح خود است
که مرا دو چشم سر نامرمد است ٩٧٣

مرا بغیر زریک جنس در شمار آورد
فغان که نیست ز پروانه فرق تا مگسش ٥٣٩

مرا بوسه گفتا به تصحیف ده
که درویش را توشه از بوسه به ٦٧٠

مردم از داستان دانند و از دوران چرخ
گشت صرف طعمهٔ زاغ و زغن عنقائے من ٧٦٨

مروّت کرد بشمار تو سیر بام و در لازم
نمی باشد چراغے خانه‌هائے بے نوایان را ٥٦٢

مشو منکر که در اشعار این قوم
ورای شاعری چیزے دگر ہست ۵۷۳

مغلوب سطوت غم دل، غالب حزیں
کاندر تنش ز ضعفِ توان گفت جان نہ بود ۸۰۶

مغلوب غلبہ غم دل غالب حزیں
کاندر تنش کہ ز ضعف توان گفت جان نہ بود ۹۰۶

مقتی عقل از پئے تاریخ این بنا
ایما بسوئے من زرہ احترام کرد ۶۶۴

مگر صاحب دلے روزے بہ رحمت
کند در حق این مسکین دعائے ۹۴۵

من آں دریائے آشوبم کہ از تاثیر خاصیت
کر تسکین است موج انگیز و آرام است طوفانش ۵۳۱

من بودم و آن نگار روحانی روئے
افگندہ دران دو زلف چوگانی گوئے ۵۲۷

من بہ وفا مردم و رقیب بدر زد
نیمہ لیش انگبیں و نیمہ نیتر زد ۸۶۸

منصور فرقہ علی اللہیان منم
آوازۂ "انا اسد اللہ" در افگنم ۷۵۰

منکہ باشم عقل کل را ناوک انداز ادب
مرغ اوصاف تو از اوج بیان انداختہ ۵۲۱

من کہ مے رنجم از نگہ کہ مرا
در نظر نیست عیز روز سیاہ ۷۸۸

مولوی احمد علی احمد تخلص لسنجہ ند
درخصوص گفتگوے پارسی انشا کردہ است ۷۰۹

میر بابا یافت فرزندے کہ ماہ چاردہ
برفراز لوح گردون گردۂ تمثال اوست ۶۷۴

ناچار متاع عرضہ دارم
بے رونقی دکان نہ گویم ۶۹۹

ناخدائے سفینۂ معنی
آن محمد حسین والا جاہ ۷۸۸

ناموس نگہ داشتی از جود بگیتی
جز پردگیانِ حرم معدن و یم را ۸۰۳، ۸۲۵

نبی را دو وجہ است دیجوئے خلق
یکے سوے خالق، یکے سوے خلق ۹۵۷

نقش پا طور دمساز است امروز
خموشی محشر راز است امروز ٦٦٥

نمائش گہے در خور شان خویش
برآراست نواب عالی جناب ٩١٠

نوید وصل و بیم مے دہد ستارہ شناس
نکردہ ژرف نگاہی نگرد را ختر من ٥٥٦

نہ دانم کہ گیتی چسان مے رود
چہ نیکو چہ بد در جہاں مے رود ٥٧٩

نہ در منطق پارسی و دری
ہمیں ہندی سادہ و سرسری ٩٩٤

نہ دیدہ است کس از شاخ خشک میوۂ تر
بجز قلم کہ دہد میوہ تر و شیریں ٧٩٩

نہ گبرم و نہ مسلمان، بہ حیرتم کہ مرا
سوائے دوزخ و مینو کجا گزار افتد ٨٠٩

نہیم رقیب کہ رسوائیم خجل نکند
خوش است پیشم اگر یار پردہ دار افتد ٨٠٩

ور بگویند در کدامین سال
مرد غالب ؟ بگو کہ "غالب مرد" ٧٢٥

ور بہ پرسند در کدامین سال
۷۲۵ مرد غالب ؟ بگو کہ غالب مرد

وزیرے چنین شہر یارے چناں
۸۸۶ جہان چون نہ گیرد قرارے چنان

وقت است کہ ایں قوم بہ ہر کوچہ و بازار
۸۰۲، ۵۲۵ پُرسند ز ہم منشاء رسوائی ہم را

ولے با بادۂ بعضے حریفاں
۵۷۳ خمار چشم ساقی تیز پیوست

ولیکن در اسیری طوق آدم
۵۴۸ گران تر آمد از طوق عزازیل

ویژه در آرزوے دیدن اوست
۷۸۸ کہ نگہ داشتم بہ دیدہ نگاہ

ہاتف شام غریبان بادہ و چشم خون فشاں
۸۱۵ گفت ابراہیم، اسمٰعیل را قربان نمود

ہر چہ از دستگہ پارس بہ یغما بردند
۹۹۷ تا بنالم ہم ازان جملہ زبانم دادند

ہرزہ مشتاب و پے جادہ شناسان بردار
۵۳۶ اے کہ در راہ سخن چون تو ہزار آمد و رفت

نفس با طور دمساز است امروز
خموشی محشر راز است امروز ۶۶۵

نمائش گہے در خور شان خویش
بر آراست نواب عالی جناب ۹۱۰

نوید وصل و بیم ہجر دہد ستارہ شناس
نکردہ ژرف نگاہی بگرد را اختر من ۵۵۶

نہ دانم کہ گیتی چسان مے رود
چہ نیکو چہ بد در جہاں مے رود ۵۷۹

نہ در منطق پارسی و دری
ہمیں ہندی سادہ و سرسری ۹۹۴

نہ دیدہ است کس از شاخ خشک میوۂ تر
بجز قلم کہ دہد میوہ تر و شیریں ۷۹۹

نہ گبرم و نہ مسلمان، بہ حیرتم کہ مرا
سوائے دوزخ و مینو کجا گزارا فتد ۸۰۹

نیم رقیب کہ رسوائیم خجل نکند
خوش است پیشم اگر بار پردہ دارا فتد ۸۰۹

ور بگویند در کدا مین سال
مرد غالب؟ بگو کہ "غالب مرد" ۷۲۵

در بہ پرسند در کدامین سال
مرد غالب؟ بگو کہ غالب مرد ۷۲۵

وزیرے چنین شہریارے چناں
جہان چون نہ گیرد قرارے چنان ۸۸۶

وقت است کہ ایں قوم بہ ہر کوچہ و بازار
پُرسند ز ہم منشاء رسوائی ہم را ۸۰۳، ۵۲۵

ولے با بادۂ بعضے حریفاں
خمار چشم ساقی تیز پیوست ۵۷۳

ولیکن در اسیری طوقِ آدم
گراں تر آمد از طوقِ عزازیل ۵۴۸

دیدہ در آرزوے دیدن اوست
کہ نگہ داشتم بہ دیدۂ نگاہ ۷۸۸

ہاتف شام غریبان بادہ و چشم خون فشاں
گفت ابراہیم، اسمٰعیل را قربان نمود ۸۱۵

ہر چہ از دستگہ پارس بہ یغما بردند
تا بنالم ہم ازاں جملہ زبانم دادند ۹۹۷

ہرزہ مشتاب و پے جادہ شناسان بردار
اے کہ در راہ سخن چوں تو ہزار آمد و رفت ۵۳۶

هزار و هشت صد و شصت و هفت سال مسیح
که ماه عید و مه فروزی بهم بود است ۹۸۲

هشدار که نتوان به یک آهنگ سرودن
نعت شه کونین و مدیح کی و جم را ۹۱۸

هلاک شیوهٔ تمکین مخواه مستان را
عنان گسسته تر از باد نوبهار بیا ۸۵۱

هم ازین رو بود که غالب گفت
که "ظفرنامهٔ اید" سال است ۶۴۲

همه کس طالب آن سرو روان ست اینجا
آب حیوان ز نفس سوختگان ست اینجا ۵۷۰

یاد آورند که رفتن ایشان به پٹودی روانه داشته بودیم
و یاور دارند که ماندن ایشان در آنجا روا نداریم ۸۵۰

یارب این آرزوی من چه خوش است
تو بدین آرزو مرا برسان ۶۱۰

با هیچ کهم بکس نیفتاده کار
با خود به زمانه چون شنی می بایست ۷۰۷

یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز
چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمجھا ۸۲۲

اسماء اللّسان

فارسی : ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۴،
۵۳۵، ۵۳۷، ۵۴۰، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۶۶،
۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۳، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳،
۵۹۴، ۵۹۷، ۵۹۸، ۶۰۶، ۶۳۸، ۶۶۳، ۶۶۹، ۶۷۰،
۶۷۷، ۶۸۰، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۷۰۰، ۷۰۴، ۷۰۵،
۷۱۱، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۸، ۷۴۲،
۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۹، ۷۶۳، ۷۶۴،
۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۲، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶،
۷۷۷، ۷۸۱، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۷، ۷۹۸، ۸۰۱، ۸۰۷،
۸۰۸، ۸۱۶، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۳۴، ۸۳۶، ۸۳۹، ۸۴۰،
۸۴۶، ۸۵۰، ۸۵۵، ۸۵۱، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۲،
۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۶،
۸۷۷، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۴، ۹۹۶، ۸۹۷، ۹۰۱، ۹۰۳،
۹۰۴، ۹۰۷، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۲۰، ۹۳۳، ۹۴۴، ۹۴۹،
۹۵۱، ۹۶۲، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۷۶، ۹۸۲، ۹۸۳،
۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰،
۱۰۰۱، ۱۰۰۶، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹ ۔

ہندی : ۵۳۷، ۵۴۶، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۳، ۶۶۹، ۶۷۷،
۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۵، ۸۱۶، ۸۲۷، ۸۴۸، ۸۵۸، ۸۶۷،
۸۶۹، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۸۴، ۹۶۲، ۹۹۴، ۱۰۰۰، ۱۰۰۵،
۱۰۰۸ ۔

یونانی : ۸۶۱ ۔

اماکن

مطابع، ادارے، کتب خانے، علاقے، محلے، عمارتیں

کتابیات (BIBLIOGRAPHY) :

مولانا غلام رسول مہر کی تالیفات :

۱ ۔ غالب، طبع اوّل ۱۹۳۶ء، طبع دوم ۱۹۴۱ء
طبع سوم ۱۹۴۴ء، طبع چہارم ۱۹۴۶ء
۲ ۔ خطوط غالب (حصہ اول) لاہور، ۱۹۵۱ء
۳ ۔ خطوط غالب (حصہ دوم) لاہور، ۱۹۵۲ء
۴ ۔ خطوط غالب (ایک جلد میں) طبع سوم ۱۹۶۲ء، طبع چہارم ۱۹۶۸ء
۵ ۔ خطوطِ غالب، جلد اوّل، مجلس یادگارِ غالب،
پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء
۶ ۔ خطوطِ غالب، جلد دوم، ایضاً لاہور ۱۹۶۹ء
۷ ۔ دیوانِ غالب، مکمل عکسی، لاہور، ۱۹۶۷ء
۸ ۔ نوائے سروش (اردو دیوان غالب مع شرح)، لاہور ۱۹۶۹ء
۹ ۔ دیوان غالب مع شرح (عبدالرشید علوی) مقدمہ و نظرثانی
از مولانا مہر، لاہور، سن ندارد
۱۰ ۔ قصائد و مثنویاتِ غالب (فارسی) لاہور، ۱۹۶۹ء
۱۱ قصائد و رباعیات . . . (غالب، فارسی)، لاہور ۱۹۶۹ء

دیگر ماخذ (کتب)

۱ ۔ آئینۂ غالب، دہلی ۱۹۶۴ء

۲ - احوالِ غالب، ڈاکٹر مختارالدین احمد، علی گڑھ، ۱۹۵۳ء
۳ - احوال و نقدِ غالب، محمد حیات خان سیال، لاہور، ۱۹۶۷ء
۴ - اشاریۂ غالب، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور ۱۹۶۹ء
۵ - افاداتِ مہر، مرتبہ: ڈاکٹر شیر بہادر پنی، لاہور، ۱۹۷۳ء
۶ - تنقیدِ غالب کے سو سال، مرتبہ: فیاض محمود / اقبال حسین، لاہور، ۱۹۶۹ء
۷ - غالب اور انقلابِ ستاون، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، طبع دوم، ۱۹۷۶ء
۸ - غالب - ذاتی تأثرات کے آئینے میں - مرتبہ: ڈاکٹر شکور احسن، ڈاکٹر سجاد باقر رضوی، لاہور ۱۹۶۹ء
۹ - غالب... شاعرِ امروز و فردا، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، لاہور، ۱۹۷۰ء
۱۰ - غالب کا علمی سرمایہ، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور، ۱۹۸۹ء
۱۱ - مجلّہ، ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی، ۱۹۶۹ء
۱۲ - مولانا غلام رسول مہر... بطور غالب شناس (تحقیقیس) نیر سلطانہ، لائل پور، ۱۹۷۴ء
۱۳ - کلیاتِ غالب (فارسی)، لاہور، ۱۹۶۵ء

دیگر ماخذ (اخبارات و رسائل):

۱ - آجکل، دہلی: فروری ۱۹۵۷ء، فروری ۱۹۵۸ء، فروری ۱۹۶۷ء -
۲ - اُردو، دہلی: اپریل ۱۹۳۶ء
کراچی: جنوری، مارچ ۱۹۶۹ء
۳ - اُردو ادب، علی گڑھ، شمارہ ۳، ۱۹۷۱ء
۴ - اُردو زبان، سرگودھا، جنوری ۱۹۶۹ء
۵ - اُردوئے معلّٰی، دہلی: فروری ۱۹۶۱ء
۶ - افکار، کراچی: فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

۷ - اقبال (سہ ماہی) ، لاہور : اپریل ۱۹۶۹ء

۸ - المعلم، کراچی : جنوری .... جون ۱۹۶۹ء

۹ - المعارف، لاہور : فروری ۱۹۶۹ء

۱۰ - اوراق ، لاہور : اپریل ۱۹۶۹ء

۱۱ - تحریک ، دہلی : فروری مارچ ۱۹۶۹ء

۱۲ - دبستان، لاہور : جولائی ۱۹۶۹ء

۱۳ - زندگی (ہفت روزہ) ، لاہور : ۳۰- اگست ۱۹۷۱ء
۵- ستمبر ۱۹۷۱ء

۱۴ - سب رس ، حیدرآباد، دکن : دسمبر ۱۹۶۹ء -

۱۵ - شبستان، ، نئی دہلی : فروری ۱۸۶۹ء -

۱۶ - صحیفہ ، لاہور : جنوری ۱۹۶۹ء -

۱۷ - علی گڑھ میگزین ، علی گڑھ : غالب نمبر ۴۹ - ۱۹۴۸ء -

۱۸ - فروغِ اُردو، لکھنؤ : نومبر دسمبر ۱۹۶۸ء -

۱۹ - فنون ، لاہور : مئی جون ۱۹۶۹ء -

۲۰ - فولیو (مجلہ ایف سی کالج) ، لاہور : غالب نمبر ۱۹۶۷ء -

۲۱ - قومی زبان ، کراچی : نومبر ۱۹۷۱ء -

۲۲ - لیل و نہار (ہفت روزہ) ، لاہور : ۱۵ ... ۲۱ فروری ۱۹۷۱ء

۲۳ - ماہِ نو، کراچی : فروری ۱۹۴۹ء ، فروری ۱۹۵۳ء ، فروری ۱۹۵۶ء
فروری ۱۹۶۳ء ، فروری ۱۹۶۴ء ، جولائی ۱۹۶۴ء
فروری ۱۹۶۵ء ، فروری ۱۹۶۶ء ، فروری ۱۹۶۷ء
جنوری فروری ۱۹۶۹ء -

۲۴ - مشرق (روزنامہ) ، لاہور : ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

۲۵ - نقوش، لاہور : غالب نمبر ۱ - فروری ۱۹۶۹ء ، غالب نمبر ۳ ، ۱۹۷۱ء

۲۶ - نگار، لکھنؤ : اپریل ۱۹۵۳ء ، کراچی : جنوری فروری ۱۹۶۹ء

۲۷ - نیا دور (سہ ماہی) ، کراچی : شمارہ ۵۵ - ۱۹۵۶ء ، ۱۹۷۱ء

صحت نامہ

اشاریۂ خطوطِ غالب، جلد اوّل ۹۲-۱۹۹۱ء

مُرتبہ

محمد عالم مختار حق

○

اشاریۂ خطوطِ غالب (جلد اوّل) مرتبہ ہما اخلاق کو میری درخواست پر مولانا غلام رسول مہر کے مزاج دان اور رفیقِ دیرینہ اور "مہریات" کے فاضل متخصص جناب محمد عالم مختار حق نے بہ نظرِ غور دیکھا — اگلے صفحات میں اُن کا مرتّب کردہ صحت نامہ بصد تشکر درج کیا جارہا ہے۔

(ڈاکٹر سید معین الرحمٰن)

صفحہ نمبر	سطر/مصرع	غلط	صحیح
۲۸	۳	بیکنیٹھ	بکینٹھ
۳۶	آخری	سنجہ	سنجر
۳۹	۲۳	عالی نعمت علی خاں	نعمت خاں عالی
۵۱	۸	ناصر نواب ناضرالدولہ	ناصر، نواب ناصرالدولہ
۵۲	۱۸	نعمت علی خاں	نعمت خاں عالی
۵۶	آخری	حبیب السر	حبیب السیئر
۶۲	۹	فسانہ	افسانہ
۶۳	۳	جوجہ	جہ
۶۳	۷	ابرو کو ہے ...	ابرو سے ہے ...
۶۴	۹	نہ	تہہ
〃	۱۵	فعل	فصل
۶۵	۲	حامیوں	عاصیوں
〃	۱۰	لاٹ	سیے
۶۶	۲	بلند	باج
۶۷	۱۵	غالب	سالک
۶۸	۱۴	ہوں یہ روز و شب سپیدِ سیاہ	ہوں روز و شب و سپید و سیاہ
〃	۱۵	چاہیے	چاہیے
۶۹	۱۴	کلیجہ	کلیجا
〃	آخری	سشیوہ و	شیوہ،
۷۱	۱۰	کی ہے	کی

صفحہ نمبر	سطر / مصرع	غلط	صحیح
٧٢	٢	ہی نہ	ہی سے نہ
٧٣	١٠	٣٨٠	١٨٦
٧٤	٢	سینکڑوں	سیکڑوں
"	٨	روش	روش و
"	١٥	موجودگی	مرگ
٧٧	٢	وہ	یہ
٧٨	١٥	ہرچندکہ سر	ہرچندسر
٧٩	٧	ملاز	ملاذ
"	٧	سیاہ	سپاہ
"	١٠	خصوصیت	خصومت
٨٠	٥	بھولا	بھولانہیں
٨١	١٢	العلما	الحکما
٨٢	١٤	میں ہیں	میں ہے
٨٣	٤	دوبارہ	روباہ
٨٥	٤	ہوے	ہووے
"	١١	یارب	یارب وہ
٨٦	٣	سینکڑے	سیکڑے
٨٧	١	زر	اثر
"	٢	بادگہ	بادکہ
"	٣	درکاریم	درکارداریم

صفحہ نمبر	مصرع	غلط	صحیح
۸۷	۱۰	اگر دردم... ہم زند	یہ مصرع نہیں ہے۔
۸۹	۲۰	شکر نعمت	شکر رافت
"	۲۰	نعمت ہائے	رافت ہائے
۹۰	۱۸	نہ من	بہ من
"	۲۲	ورند	ورنہ
۹۲	۳	لو	تو بود
"	۵	کرایں	ایں
"	۷	بییں	بیں
۹۳	۳	ادبیات	ابیات
"	۱۳	مہمی	فہمی
۹۴	۹	بادہ	باد
"	۱۴	شبخوتے	شبیخونے
"	۱۵	جور با	جور یا
۹۵	۲	—	۳۶
"	۱۳	خال	فال
۹۷	۳	بنود	نبود
۹۸	۳	لبے	بسے
"	۹	بگرلے	بگیرے
۹۹[1]	۳	منت	دمنت
"	۴	—	۶۲

[1] صفحہ ۹۹ کے ابتدائی تین شعر ب کی پٹی کے آخر میں درج ہونے چاہئیں۔

صفحہ نمبر	مصرع	غلط	صحیح
۹۹	۵	خانہ	خامہ
//	۶	کمبائی	کجائی
//	۱۲	خور	حور
۱۰۰	۲	سوز	سور
//	۱۱	بہ دیدم	نہ دیدم
//	۱۴	زرفشاں	زو فشاں
۱۰۱	۳	یا	با
۱۰۲	۱۲	قضاخود	قفاخور
۱۰۳	۹	نیتم	نیستم
//	۱۱	غدر	عذر
//	۱۳	بپشش من درنہ زنگار نماند	بتیش من درتہ زنگار بماند
۱۰۴	آخری	خلجان ولے	قنجان وے
۱۰۵ [۱]	۱۰	بولے	بوسے
	۱۵	سپیرے	پیسرے
۱۰۶ [۲]	۱۱	جادو	جاور
	۱۲	بیتی	بینی
	۱۶	دہر	دیر
۱۰۷	۱۱	عیسے	عسے
۱۰۸	۲	ناتوانداست	ناتوانیہاست

[۱] صفحہ ۱۰۵، شعر نمبر ۲ حرف خ کی بیت میں جائے گا۔

[۲] صفحہ ۱۰۶ کے شروع میں حرف خ تحریر ہونا چاہیے۔

صفحہ نمبر	مصرع	غلط	صحیح
۱۰۹	۳، ۴	،	و
۱۱۰	۶	وقصے	وقعتے
۱۱۱	۶	شور	شود
۱۱۲	۱۱	وظیفۂ	وظیفۂ حافظ
۱۱۳	۱۳	ز	زاد
۱۱۵	۱۳	آئینہ	آئنہ
〃	۱۵	ششۂ	شیشۂ
۱۱۶	۶	آبدیم	آمدیم
۱۱۷	۴	موتیہ	موینہ
〃	۸	مقفود	مقفور
〃	۱۴	بر	بز
〃	۱۴	سود	سور
۱۱۸	۱۵	تبشیہ	تشبیہ
۱۱۹	۱۱	غزا	عزا
〃	۱۳	کدو	بہ کدو
〃	۱۴	در	ور
〃	۱۵	حرادت	حرارت
۱۲۲	۱۲	آزردن	آذردن
〃	۱۳	چشم	چشم
〃	۱۶	معادا	مبادا
۱۲۳	۹	مکر	کمر

صفحہ نمبر	مصرع	غلط	صحیح
۱۲۳	۱۳	ما	جا
۱۲۴	۴	ساماں	بے ساماں
〃	۷	دو	در
〃	۸	چشم	چشم
۱۲۶	۱	کرامی	کدامی
〃	۲	مرزا	مُرد
۱۲۷	۲	نیکش	تیکیش
〃	۱۰	صعومہ	صومعہ
〃	۱۳، ۱۴	یہ شعر نہیں، دو الگ الگ مصرعے ہیں۔	

(اُردو)؛ وہ مصرعے جن کی تخریج نہیں ہوئی:

اسد اور لینے کے دینے پڑے : خطوطِ غالب (۱) صفحہ ۱۶۸
تم سلامت رہو قیامت تک : ۴۵۵، ۴۸۹
دیکھوں علی بہادر عالی گہر کو میں : ۴۱۸
میاں یہ اہلِ دلّی کی زباں ہے : ۳۸۰

(اُردو)؛ وہ اشعار جن کی تخریج نہیں ہوئی:

بے صرفہ ہی گزرتی ہے، ہو گرچہ عمرِ خضر
حضرت بھی کیا کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے! : ۲۵۶

پڑے ہوں میں شکوے سے یوں، راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیئے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے : ۴۳۳

(فارسی)؛ وہ مصرعے جن کی تخریج نہیں ہوئی :

(فارسی)؛ وہ اشعار جن کی تخریج نہیں ہوئی :

چرخ کج باخت بہ من ، در خم دام تو فگند
لعل وا ژدوں بلا حلقۂ گیسوے تو بود ۲۵۴

خاک تمناکم و تو باد بہار
ناتوانی مرا از جا بر دار : ۲۴۱

روشن باد بہاری بہ گمانم افگند
کایں گل و غنچہ پئے قافلہ بوے تو بود : ۲۵۴

زتر کتازی آں نازنیں سوار ہنوز
مرا غبار بلند است از مزار ہنوز : ۳۷

شب چہ دانی ز تو در بزم بہ خوباں چہ گزشت
خاصہ بر صدر نشینے کہ بہ پہلوے تو بود : ۲۵۴

متم خزینۂ راز و در خزینۂ راز
ضیاے دین محمد کہ ایں برادر من : ۲۲۲

نبود است در دہر زیں پیش ہر گز
بدیں روشنی روے کار چراغاں : ۱۵۳

ہم ازاں پیش کہ مشاطہ بد آموز شود
نقش ہر شیوہ در آئینۂ زانوے تو بود : ۲۵۴

طرہ از نفس شعلہ فشاں سوختہ ام ؛ تا ہر انگشت گرہ کشاے تو بود : ۲۵۴

——— ※ ———

اشاریۂ خطوطِ غالب

مُرتّبہ ؛

ہُما اخلاق
ساجدہ پروین

"مولانا غلام رسول مہر کے قابلِ قدر مجموعے "خطوطِ غالب" میں اشاریے کی کمی بُری طرح کھٹکتی ہے ۔ اب بھی اگر ضمیمے کے طور پر اس کا اشاریہ شائع کردیا جائے تو یہ بڑی خدمت ہوگی اور میرا خیال ہے کہ جامعہ پنجاب کے حوصلہ مند اربابِ اقتدار کے لیے یہ کوئی ایسا مشکل کام بھی نہیں ۔"

—— ڈاکٹر جمیل جالبی، نیا دور، کراچی، ۱۹۷۱ء

"یہ بات ۱۹۷۱ء میں کہی گئی تھی —— مجھے خوشی ہے کہ اٹھارہ بیس برس بعد "خطوطِ غالب" کے اِس ضخیم اور قابلِ قدر مجموعے کا اشاریہ تیار کرایا جانا ممکن ہوسکا —— اور اشاریہ سازی کی یہ خدمت ہمارے ہاں شعبۂ اُردو کی ذی استعداد اسکالرز کے ہاتھوں انجام پائی ۔ مجھے یقین ہے کہ اس اشاریے کی رہنمائی میں غالب کے خطوط کا مطالعہ کرنے والوں کو اپنی ضرورت کے مواد تک رسائی میں مدد ملے گی ۔"

—— ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن

"مولانا غلام رسول مہر کے مرتّبہ "خطوطِ غالب" کے اشاریے کے کچھ اجزاء اور نمونے میں نے دیکھے ۔ یہ ایک مفید کام ہے اور خوشی کی بات ہے کہ جس کمی کی طرف مَیں نے برسوں پہلے اپنے تبصرے میں اشارہ کیا تھا، ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن نے اُسے اہمیت دی اور عملاً اس کام کو اپنی نگرانی میں کرا ڈالا —— خُدا، شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور کو شاد و آباد رکھے ——" —— ڈاکٹر جمیل جالبی

شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور